نحمدہ و نصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے — مابعد للعہ

ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۹ — نمبر ۴۹

۱۹۔ شوال ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء

سلسلہ الجدید جلد ۲ — سلسلہ القدیم جلد ۴

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوائے جملہ آفتہا ببینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی غربا سے جنکی آمد ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت مابعد للعہ
فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
لوکل ..... عہ افریقہ ..... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ (۲ بار) آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۂ جمعہ ازحضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دھرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر مین چھپوائی گئی۔	۸ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد مین ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریون کے خیالات درست کر دئے ہین قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادین	حصہ اول ۱۲ر دوم ۶ر سوم چہارم ۱۲ر
لغات القرآن حصہ اول مولفہ سید عبدالحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	۸ر
لکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور مین اسلام کی خوبیون کے بیان مین دیا	۱ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کامن احمدی		۱ر
الذکر مصنفہ شیخ عبدالرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسرار الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القارین فرق دکہایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس للشکیان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبداللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴	۲۰	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۴	۹	۳	۱¾
¼ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کر نہین طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اُجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہین

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرانی فی ضمیمہ مہر ٹکٹ لیا جاویگا جو بٹالہ سے قادیان تک مزدوری مع اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نا منظور کرین ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھا لے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نا مناسب سمجھے تو اس مین مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار نہ چھاپے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہین اس واسطے صرف گنجایش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۴ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

چند روز کا الہام ۔ لو اقسم علی اللہ لابرّہٗ

ترجمہ ۔ اگر خدا کی قسم کھاوے ۔ تو خدا اُس کی قسم کو پورا کردے

۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ یکرمک اللہ اکراماً عجیبا ۔

ترجمہ ۔ خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کریگا ۔

پھر مجھے ایک مُہر دکھلائی گئی جو میری ہی اُس میں لکھا ہے

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ ۔ کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہیں ۔

پھر الہام ہُوا

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ ۔ کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہیں ۔

پھر الہام ہُوا

مبارک باد

اخبار قادیان

۱ ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین اور عموماً روزانہ صبح سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین ۔

۲ ۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے ۔

۳ ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین ۔

۴ ۔ مولوی حکیم فضل الدین صاحب واپس قادیان آ گئے ہین ۔

۵ ۔ اس ہفتہ مین حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ منشی غلام محمد صاحب لاہور سے ۔ عبد السلام کاٹھگڑھ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ایک ماہ کی رخصت پر یہان آئے ہوئے ہین

۶ ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کے گھر مین دختر نیک اختر پیدا ہوئی ۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ عمر عطا فرماوے ۔

۷ ۔ عبد اللہ طالب علم جو گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اس کی تلاش کے واسطے اشتہار دیا گیا تھا ۔ بخیریت واپس آ گیا ہے ۔

۸ ۔ مقامی انجمن احمدیہ کا اجلاس ۳ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ہوا جس مین جلسہ پر آنیوالے احباب کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب تجاویز کی گئی ۔

ریویو

چشمہ مسیحی ۔ یہ کتاب حضرت اقدس ؑ کی تصنیف ہے ۔ ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کا جواب ہے ۔ پہلا ایڈیشن جلد ختم ہو گیا تھا ۔ اس واسطے یہ سید عبد الحی صاحب عرب نے اسے دوسری بار بڑی تقطیع پر طبع کرایا ہے ۔ قیمت ۳

دینیات کا پہلا رسالہ ۔ یہ رسالہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف لطیف ہے ۔ سید عبد الحی صاحب نے دوسری بار چھپوایا ہے اس رسالہ مین نماز با ترتیب درج ہے ۔ اردو زبان مین تمام مسائل ضروری ۔ مثلاً طریق وضو ، نماز پڑھنے کا طریق ۔ فرائض وضو و غسل و دیگر مسائل درج ہین ۔ جو بچون عورتون مردون کے لئے مفید ہین ۔

احمدی کامن بزبان پنجابی ۔ یہ رسالہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے ۔ تیسری بار عرب صاحب نے طبع کرایا ہے ۔ مولوی صاحب موصوف کو اس پیرایہ مین عورتون کو وعظ کرنے کا خاص ڈھنگ آتا ہے ۔ اسی کے مطابق یہ رسالہ لکھا ہے ۔ عورتون کے لئے بڑا مفید ہے ۔ قیمت ا/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

قاضی کی قضاء

پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ مین قاضی عبدالعزیز تہانیسری نے اِس امر کا اعلان کیا ہے کہ مین خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا۔ کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سر و پا باتون کا کیا نوٹس لیا جائے۔ اُسے مخاطب کرنا بھی گویا اس کی وقعت بڑہانا اور اپنا وقت عزیز رائیگان کھونا ہے۔ لیکن جب اس ناخداترس بھیڑیئے نے جو بھیڑ کا بھیس بنا کر داخل سلسلہ ہوا تھا۔ ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت کے خلاف الحدیث کے تازہ ترین پرچہ مین کچھ لکھوا کر کھلے کھلے ارتداد سے اپنے خبث باطن کا بین ثبوت دیا تو پھر مجھ سے نہ رہا گیا۔ اس واسطے مین مجبوراً بحکم ضرورت پیارے بدر کے چند کالمون کا خون کرتا ہوں۔ جو بصورت دیگر کسی اور مفید تر مضمون مین صرف ہوتے۔

یہ بیان کرنا بجہ لئے لایزال - نہ برنبائے تعلی ہے نہ بطور مبالغہ - نہ بغرض دل آزاری - اور نہ بوجہ عداوت کہ امرت سر بھر مین مجھ سے زیادہ اس شخص کے حسن و قبح سے واقف ہونے کا شاید ہی کسی اور کو موقعہ ملا ہوگا اور اسی لئے مین اس کی خرافات کو لفظ بلفظ درج کرنا ضروری نہین سمجھتا۔ کیونکہ ان مین بجز اُس عام گند کے اور دہرا ہی کیا ہے جو اس کے دوسرے بھائی حضرت مسیح موعود کے مخالف اور مُرتد بکتے آئے ہین۔ ہان محض واقعات نفس الامری نذر ناظرین کرنا چاہتا ہون تاکہ پبلک خود اندازہ کرسکے کہ بدنصیب تھانیسری کی بیعت کی اصلیت کیا تھی اور اس کے ارتداد کی وجوہ کیا کچھ ہوئین اور اب اس کا اتنی جلدی دین حق سے پھر کر اس طرح بے باکی کے ساتھ علم بغاوت و عداوت بلند کرنا سلسلہ عالیہ کے حق مین کہان تک مضر ہوسکتا ہے؟

یہ نامراد قاضی اب سے چند ماہ قبل نہایت شکستہ و آزردہ حالت مین وارد امرت سر ہوا۔ کسی ہندوستانی حاجی کے ہان جو شاید چمڑے کے سوداگر ہین (کیا مجھے ٹھیک ٹھیک علم نہین) اس کو پانچ روپے مہینہ اور دو نو وقت کی روٹی پر لڑکے پڑہانے کی نوکری مل گئی تھی، میرے ساتھ ملاقات کی تقریب یہ ہوئی۔ کہ اول اول جب یہ شخص میری دوکان پر آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ کتابین بکاؤ ہین اگر تمہین ضرورت ہو تو لے لو۔ مین نے اس بارہ مین چند ضروری باتین دریافت کین تو کہا کہ مین انبالہ چھاؤنی مین سڑک پر بیٹھ کر قصے کہانیان بیچا کرتا تھا بعض ملان مولوی نے کہا ان کا بیچنا شرعاً ممنوع ہے اس واسطے مین نے یہ کام چھوڑ دیا۔ اور اب یہان نوکری پر گزارہ کرکے اندر ہی اندر کتابت سیکھون گا تاکہ اس وجہ معاش سے زندگی بسر کرسکوں۔ مین نے جواب دیا کہ میری رائے مین تجارت یا دوکانداری نوکری یا کتابت سے کہین بہتر تھی۔ دوکانداری شروع شروع مین خواہ کتنے ہی ادنے پیمانہ پر ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل پہ بھروسہ اور سعی و جزرسی سے کام کیا جاوے۔ تو بالآخر اس مین بہت کچھ ترقی کی امید کی جاسکتی ہے۔ آپنے ایسا مفید کام کیوں چھوڑا۔ بالفرض اگر آپ کے پاس بحالت موجودہ واہیات قصے کہانی کی ہی کتابین تھین۔ تو یہ ہوسکتا تھا کہ آیندہ کو خرید ان کی بند کر دیتے اور صرف اچھی کتابین بڑہاتے رہتے یا اگر نفس کتب فروشی سے ہی قلبی نفرت ہوگئی تھی۔ تو آہستہ آہستہ کتابین کم کرتے جاتے اور بساط خانہ کا سامان دوکان مین شامل کرتے رہتے۔ بہرحال آپ نے بُرا کیا۔ اور میرا تو اس بات سے بھی جی دکھتا ہے کہ مین ایک ایسے شخص کا مال لوں جو اپنا کاروبار بند کرنے لگا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اس مین آپ کو خسارہ بہت ہوگا خواہ مین اپنی طرف سے کیسی ہی نرمی و رعایت سے کام لوں کیونکہ آپکا یہ مال پرانا ہے اس جگہ اس کے بکنے کی امید کم ہے اور مجھے اس کی ضرورت نہین۔ خیر قصہ مختصر مین نے جو جو کتابین پسند آئین۔ حتی الوسع واجبی نرخ پر یعنی بازاری نرخ سے کچھ ہی کم پر لے لین محض اس خیال سے کہ یہ شخص مسکین و کم گو سا معلوم ہوتا ہے کسی اور دوکاندار کے قابو چڑھ گیا۔ تو روپے کی چوانی بھی شاید ہی اس کے پلے پڑے۔ چنانچہ باقیماندہ کتابوں مین اس کی اپنی حماقت سے یہی کچھ ہوا۔ ورنہ مین نے کہدیا تھا۔ کہ جب دام وافر ہون گے یہ باقی کتب بھی مین ہی لے لون گا۔ گو یہ میری پسند کی نہ ہون۔ لیکن مین تبادلہ مین کسی اور دوکاندار کو دیدونگا۔ جس کے مطلب کی ہون گی۔ اور آپ نقصان سے بچ جائین گے مگر خیر اس شخص نے نہ مانا اور باقی ذخیرہ پیسون کی ضرورت مین کوڑیون کے مول بہا دیا اور خدا شاہد ہے کہ میرا منشا اس کی کتابین لینے سے محض یہ تھا۔ کہ ایک مسکین اور غریب الوطن آدمی کو کچھ دام ہاتھ لگ جاوین۔ رہا میرا معاملہ۔ اگر خدا تعالےٰ کو میری نیت کے صلہ مین نفع دینا ہے تو کچھ نہ کچھ فایدہ بالآخر ہو ہی رہے گا۔ ورنہ جہان اور اتنا ذخیرہ ہے۔ ان ہی مین کچھ کتابین یہ بھی سہی۔

ناظرین گھبرائین نہین مین نے یہ طول طویل کہانی عبث نہین چھیڑی۔ اس تفصیل واقعات سے مجھے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ یہ شخص کس پایہ کا آدمی ہے اور اس کے ارتداد و مخالفت امام علیہ السلام کی وجہ کیا ہوسکتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

خیر! چونکہ اس تقریب سے میری اور قاضی عبدالعزیز کی ملاقات ہوگئی تھی۔ یہ شخص بعد مین بھی دوکان پر آتا رہا۔ اکثر روزمرہ ایک بار اور کبھی کبھی دن مین دو دفعہ اسی اثنا مین سلسلہ احمدیہ کی گفتگو بھی گاہ گاہ درمیان مین آنے لگی جس کا میرے ہان بفضلہ قریباً ہمیشہ چرچا رہتا ہے۔ مین نے وقتاً فوقتاً اپنے امکان بھر حق تبلیغ ادا کیا۔ یہ شخص بظاہر بعض باتون مین اپنے آپ کو محقق طبع۔ حق جو اور حق گو ظاہر کرتا تھا اور آہستہ آہستہ دعاوی حضرت مسیح موعود کو تسلیم کرتا رہا۔ کئی دفعہ یہ بھی ارادہ ظاہر کیا کہ مین قادیان جانا چاہتا ہوں۔ اور آخر نوبت باینجا رسید کہ چند پیارون کے چندہ سے اس کے آمد و رفت کا بندوبست ہو گیا۔ اور قاضی عبدالعزیز (شاید ستمبر) مین حضور علیہ السلام کی بیعت بھی کر آیا۔ لیکن ساتھ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا تھا کہ اس نے اپنا منافقانہ رنگ اب بھی نہین چھوڑا جس کی تفصیل کسیقدر یہ ہے۔ کہ کبھی نماز ہم لوگون کے

ساتھ نہیں پڑی جہان ملازم تھا وہان اپنی بیعت کا برابر اخفا کرتا رہا۔ تاوقتیکہ انہوں نے اس کے پاس بعض احمدی سلسلہ کی کتابیں دیکھ کر اسے تنگ نہ کیا اور بعض موقعوں پر مخالفین کے سامنے جو میری دوکان پر ہوتے کچھ ان کی سی باتیں کہتا تاکہ ہماری ساتھ اس کا ہم مذہب ہونا نہ پایا جائے۔ اور نیز حضرت اقدس کے بعض دعاوی کے متعلق اس قدر جلدی بعض شکوک و شبہات کا ہونا بھی ظاہر کرنے لگا چنانچہ آخر میں تو اس نے ایک روز صراحتہً کہدیا کہ مین "مرزا" کے مذہب کی طرف سے بعض شکوک کی بنا پر کچھ مذبذب سا ہو گیا ہون۔

واضح رہے۔ کہ مرید ہو کر آنے کے بعد یہ شخص حضرت اقدس کی نسبت اکثر "مرزا" کا ہی لفظ استعمال کیا کرتا تھا جو مجھے ناگوار گذرتا۔ اور ایک دن مین نے ٹوک بھی دیا کہ اس عظمت و شان کے انسان کو ایسے روکھے لفظ سے یاد کرنا سراسر سوء ادب ۔۔۔۔۔ کی دلیل ہے خصوصاً جبکہ تم اسے اپنا امام و مرشد بھی کر چکے ہو۔ اس وقت سے یہ فریب خوردہ کچھ ملان اس بارہ مین کچھ کچھ احتیاط کرنے لگا۔

جب اس شخص نے آخر مین رکتے رکتے اظہار شکوک کیا تو مین نے کہا کہ تذبذب کی حالت اچھی نہین ہوتی۔ شکوک کا مواد اندر ہی اندر انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتا ہے اور اصل حالات کا علم نہ رکھنے کے باعث جو بدظنی پیدا ہو وہ اکثر خطرناک معصیت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے تم اپنے شبہات پیش تو کرو۔ گو مین کسی لائق نہین اور نہ اس کا اہل ہون۔ کہ علمائے محققین کی طرح امور متعلقہ سلسلہ مین آپ کی خاطر خواہ تسلی کر سکون۔ لیکن ممکن ہے شاید اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور مین ہی وہ شکوک رفع کر دون۔ ورنہ لکھ کر حضرت حکیم الامت کی خدمت مین بھیجدئے جائین گے۔ اس پر اول تو یہ شخص برابر ٹالتا ہی رہا کہ اچھا تم ایسا ہی مجبور کرتے ہو۔ تو لکھ کر دکھلا دون گا۔ مین نے پھر با صرار کہا کہ بھلا مشتے نمونہ از خروارے۔ بہت سون مین سے ایک دو تو سہی تو قاضی جی نے فرمایا۔ کہ بعض الہامات کی صداقت ماننے مین مجھے تامل ہے۔ مین نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے، تم جیسا آدمی جس کو یہ دعویٰ ہو کہ مین نے بڑی چھان بین اور قرآن حدیث کی تحقیق کے بعد عین ضرورت حقہ پر اس امام کو مانا ہے۔ اتنی ذرا سی بات پر ایک ایسی خطرناک ٹھوکر کھائے اور بغیر کسی سے پوچھے گچھے اور بلا کسی سے رفع کئے اپنے آپ ہی فیصلہ کر بیٹھے۔ کہ ایک یا چند الہامون کی اصلیت سمجھ مین نہین آتی۔ تو وہ تمام (ہزارہا) صداقتین اور نشانات بھی اب ماننے کے قابل نہیں رہے۔ جن پر بڑی بصیرت کے ساتھ خوب ٹھوک بجا کر ایمان لائے تھے۔ الہامون مین سے بعض آیندہ پیش آنیوالے واقعات کے متعلق پیشگوئیان ہوتی ہین اور ان کی نسبت پہلے سے کوئی حکم لگانا یا بدگمانی کرنا ٹھیک نہیں ہوتا ہے۔ خود قرآن پاک مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اس کلام مین محکمات اور متشابہات دو قسم کی آیات ہین۔ جن کے دلون مین کجی ہے وہ تو پہلے انہی کے پیچھے پڑتے ہین۔ لیکن جو "راسخون فی العلم" ہین۔ وہ محکمات سے تمسک کرتے اور باقی پر بالاجمال ایمان لا کر یہ کہتے ہین کہ یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور ہمارا سب پر ایمان ہے۔ لیکن قاضی جی! افسوس ہے کہ آپ بعض جزوی امور کے باعث جو متشابہات کی ذیل مین ہین اُن بے شمار مہتم بالشان نشانون اور تائیدی دلائل کو نظر انداز کرتے ہو جو بمنزلہ آیات محکمات کے ہین آخر بتاؤ تو سہی وہ کون سے الہامات ہین؟ اتنی مغز زنی و سردردی پر بدقت تمام آپ نے ایک یہ شبہ بیان کیا کہ ایک تازہ الہام مین جو "مرزا جی" نے اپنی عمر مین خدا کی طرف سے بیشی کا ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس سے حدیث[1] جھوٹی پڑتی ہے۔ مین نے کہا یہ تو کوئی بڑا شبہ نہین۔ اگر تمہاری تسلی نہ ہو تو بعد مین قادیان سے بھی تحریری طور پر اس کا جواب منگا دیا جائیگا۔ مگر پہلے میری تو سن لو۔ اپنی سمجھ کے مطابق تمہارا سوال حل کرتا ہون شاید وہی صحیح ہو اور تم مان جاؤ۔ دیکھو اگر تم اس الہام سے قبل کی اور ہزارون باتون مین "مرزا" کو منجانب اللہ مرسل صادق مان چکے ہو۔ تو یہ الہام بھی لامحالہ خدا کی طرف سے ماننا پڑیگا۔ پس خدا کا کلام تو جھوٹا نہین ہو سکتا لہذا ممکن ہے کہ یا حدیث وضعی ہو ورنہ تاویل طلب ہو اور ان دونون سے بھی قطع نظر کر کے اس چھوٹے سے نکتہ پر کیون نہ غور کیا جاوے۔ کہ الہام مین عمر بڑھانے کا ذکر ہے تو لفظ بڑھانا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اصلی عمر معینہ کچھ اور تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت مطلق اور کسی حکمت برحق سے مزید تائید و نصرت اسلام کیخاطر اس امام پاک کی عمر مین اپنی خوشی چند سال کا اضافہ فرما دیا اس مین حدیث جھوٹی کہان پڑی اور حرج و نقصان کونسا عائد ہوتا ہے۔ گو اس شخص سے میری تقریر کا کچھ معقول جواب نہ بن پڑا لیکن اس نے اس پر اظہار تسکین بھی نہین کیا اور نہ باوجود بار بار کہنے کے اور کوئی اعتراض نہ پیش کیا۔ صرف لکھ کر دینے کے جھوٹے وعدون پر ہی ٹالا جو آج تک پورے ہوتے ہین اور جن کے بجائے اب وہ محض ان سفیہانہ حملون پر اتر پڑا ہے۔ جن مین وہ اغلباً ڈاکٹر عبدالحکیم جیسے مرتد مکذبین کا نقال یا کاسہ لیس ہے اور چونکہ اس بدنصیب شخص نے فقط خفیف سے شکوک کی بنا پر جو خدا کے فضل سے بسہولت رفع کئے جا سکتے تھے اگر اس کی قسمت مین ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کے ہزارہا نشانات سے منہ موڑا اور اس کے ایک انعام و احسان عظیم کی ناقدری کی اس واسطے وہ مستوجب بھی اسی کا تھا۔ کہ اس کا ایسا ناپاک حشر ہو۔

مین یہ کہتا ہون کہ نہ میری عبدالعزیز جیسے ناچیز کس مپرس اور بے حقیقت آدمی کے اضغاث احلام کی ان لوگون کے دلون مین کیا وقعت ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود جیسے مشہور خلائق۔ برگزیدہ حق کے ہزارہا نشانات و الہامات کو مدت سے نہایت جسارت کے ساتھ جھٹلا رہے ہین پھر اس عقل کے دشمن نے کیا سوچکر یہ ڈھنگ نکالا۔ اگر اس نے پہلے ہی سے مرتد ہونے کی ٹھان رکھی تھی۔ تو بیعت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یونہی زمرۂ مخالفین مین شامل ہو جاتا جہان اور ہزارون لاکھون بدنصیب حضرت مسیح موعود کی تکفیر و تکذیب پر کمربستہ ہین۔ انہی مین ہم اس فریب خوردہ شیطان کو سمجھ لیتے۔

یہ شخص اکثر مجھے اپنے خواب سنایا کرتا تھا۔ امن ذالکر مین یہ نہین کہتا کہ اہل حدیث مین اس نے جو کچھ بکواس بکی ہے۔ وہ افترائے محض کی بنا پر ہے ممکن ہے کہ اسے ایسے خواب واقعی دکھلائی دئے ہون لیکن جیسا کہ مین اس کو پہلے بھی بار بار سمجھا چکا ہون۔ اس نازک مقام پر القاء شیطانی کی بڑی بڑی ٹھوکرین لگا کرتی ہین۔ بین نشانات و تائیدات الٰہی پر ایمان لا چکنے کے بعد ایسی باتون سے بھٹک کر صراط مستقیم کو چھوڑنا سراسر بدنصیبی اور قہر عذاب کا مورد بننے کی نشانی ہے۔

یہ حسن ظن رکھکر کہ شاید بدنصیب عبدالعزیز نے یہ خواب

[1] عمروں کا بڑھنا خود حدیث سے ثابت ہے

اپنی طرف سے گھڑے ہوں بلکہ شیطان نے حسب عادت اس کو دکھلائے ہوں میں یہ جتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جب نفاق۔ بدگمانی اور عدم اطمینان شروع سے اس شخص کے لازم حال تھا تو شیطان الرجیم کی شیطنت سے قطع نظر خود خدائے حکیم و علیم کی طرف سے بھی اس کی یہ آزمائش ضروری اور لازمی تھی تاکہ اگر اس پر بھی نفاق کے گند سے نکلنے کی سعی نہ کرے تو امام برحق کی جماعت سے نکل جاوے اور الحمد للہ ایسا ہی ہوا کہ بہت ہی جلد بلا تکلیف مزید کے وہ اس باغ سے باہر پھینکا گیا۔

اب اخیر میں وہ عجیب راز سربستہ بھی کھولے دیتا ہوں جو غالباً اس شخص کے ارتداد کی علت غائی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص میری دوکان پر روٹی کھانے کے آئے دن نئے نئے منصوبے گانٹھا کرتا تھا جس کا گواہ میرا ایک عزیز مسمی سید اسحٰق علی نجف گڑھی موجود ہے۔ جو احمدی نہیں اور جس سے ہر شخص حلفیہ میرے بیان کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اس کی عادت صاف گوئی سے ہرگز اُمید نہیں کہ میری خاطر جھوٹ بولے کبھی کہتا کہ تھانیسر کے میلہ پر قصے کہانی کی کتابیں بیچیں تو بہت فائدہ ہو کبھی تعویذ گنڈوں کی تجویز کرتا۔ کبھی یہ کہ معمولی دوائیں جڑی بوٹیاں وغیرہ رکھکر حکیم بنیں۔ کبھی یہ کہ چند اخبار والوں کا ایجنٹ بن کر اخبار بیچا کروں۔ غرض کبھی کچھ کبھی کچھ۔ چنانچہ پیسہ اخبار کے دفتر سے تو اس نے ہمیں اس بارہ میں خط و کتابت بھی کی تھی۔ جس کے متعلق کوئی تحریر بھی میری دوکان میں پڑی ہوئی تلاش کرنے سے اُمید ہے مل جائیگی اور حکیم بننے کے شوق میں جو چند طب کی کتابیں میری دوکان سے لی تھیں ان کی قیمت بھی تا حال ادا نہیں کی (غالباً) ان کے عوض سلسلہ احمدیہ کی وہ چند کتابیں چھوڑ گیا ہے۔ جس کی نسبت میں نے کہا تھا جو تھوڑے سے دام تمہاری طرف باقی ہیں ان کی ضمانت میں تو مجھے ان کے رکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جب ہاتھ میں ہوں دیدینا ہاں اگر اب تم کو ان کی ضرورت نہ ہو اور بیچ ڈالنا چاہتے ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ جس کا فیصلہ ہو جانا مناسب ہوگا۔ اس کے جواب میں کہا کہ نہیں میں نے یونہی تمہارے ہاں رکھدی ہیں کہ جن کا نوکر ہوں۔ ان کو میرے "مرزائی" ہو جانے کا پتہ لگ گیا ہے وہ دیکھ پائیں گے تو تلف کر دینگے وغیرہ "مجھے خبر نہ تھی کہ اس کے ایمان کو ارتداد کا کیڑا لگ چکا ہے اور عنقریب یہ شخص پیسہ اخبار اور اہل حدیث جیسے مخالفین کے ذریعہ اس کا اعلان کرنیوالا ہے چنانچہ پیسہ اخبار والا مضمون تو اس نے امرت سر ہی سے لکھ بھیجا تھا۔ جس کا حال مجھے بعد میں عزیز اسحٰق علی نے بتلایا کہ قاضی کہتا تھا۔ "کہ میں پیسہ اخبار میں اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور اب جب تک امرت سر میں ہوں تمہاری دوکان پر نہیں آؤنگا۔ ورنہ ماسٹر جی (یعنی خاکسار راقم مضمون ہذا) میرے اس مضمون (اعلان خلافت) کے نظر سے گذرنے پر قائل معقول کریں گے۔

بھلا جو شخص اتنا بڑا دعوے کرے جس کا وہ اہل بھی ہو۔ یعنی فی الواقع منجانب اللہ مامور خلافت ہوا ہو۔ اس میں اخلاقی جرأت اتنی ہی ہونی چاہیئے کہ مجھ جیسے ہیچمدان کے سامنے پڑنے کا بھی حوصلہ نہ رکھے اور تاب نہ لائے۔ لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پس قطع نظر اس سے کہ دیگر چند در چند قرائن قویہ سے بھی اس کا یہ ارتداد سراسر اس کی بدنصیبی۔ شامت اعمال اور اغوائے شیطانی کا نتیجہ ہے مجھے اس کے سلسلہ حقہ سے منہ موڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک پریشان روزگار آدمی ہے۔ اس نے محض پیٹ پالنے کا یہ حیلہ نکالا ہے کہ مسیح [illegible] کی مخالفت سے لوگوں میں ایک امتیاز حاصل ہوگا۔ اور گو وہ گنتی کے چند روز نہایت گمنامی۔ اخفا اور بزدلی کیساتھ مبایعین مسیح موعود میں شامل رہا۔ لیکن اس چال سے ارتداد کا فخر و شرف تو حاصل ہو ہی گیا جس کی مخالفین "مرزا" خاص طور پر قدر کرتے ہیں۔ لہذا فریب خوردہ قاضی نے سوچا۔ کہ اس طرح میرا دھندا خاصہ چل پڑیگا اور جھوٹ موٹ کی خلافت کی بھی نیو جم جائیگی۔ منجملہ دیگر حیل معاش کی پیری مریدی کا شوق بھی آپ کو کبھی کبھی چرایا ہی تھا۔ جس کا گواہ میرا وہی عزیز موجود ہے۔

غرض جہاں تک میرا علم اور میری سمجھ کام دیتی ہے قاضی عبد العزیز تھانیسری کے بیعت کرنے اور پھر مرتد ہو کر تکذیب و مخالفت حضرت مسیح موعود کا بیڑا اٹھانے کی اصلیت اور غرض و غایت یہ کچھ ہے جو میں نے عرض کی۔ اب اس سے پبلک خود اندازہ کر سکتی ہے کہ وہ کہاں تک سچا ہے۔ مرزا صاحب کا کیسا مخلص اور کتنا پکا مرید تھا۔ اس کو یہ حیلہ شہرت طلبی اور حصول معاش کن وجوہ سے اختیار کرنا پڑا۔

ان تمام تفصیلی سمع خراشیوں کو ایک طرف رکھکر میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ شخص سرے سے ہی بیعت نہ کرتا تو اچھا تھا۔ کہ کم از کم اس حسن ظن کے ثواب کا مستحق تو ہوتا جو اس کو شروع میں آثار و احادیث کی بنا پر حضور علیہ السلام کی نسبت تھا اور اب تو گویا اپنی عاقبت خراب کرنے کے لئے آپ گڑھا کھود رہا ہے جس کی جانب قضا اُسے کھینچے لئے آتی ہے اور اسی مناسبت سے میں نے اپنے مضمون ہذا کا عنوان **قاضی کی قضا تجویز** کیا ہے۔

خدا شاہد ہے کہ اس شخص کی ظاہرہ مسکین مزاجی وغیرہ کا لحاظ کر کر میں اس کے خلاف یہ دندان شکن جواب دینے والا ہرگز نہ تھا مگر اس نے اہل حدیث میں حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم صاحب دام ظلہم کی شان میں جو سخت اہانت آمیز کلمات لکھے ہیں انہوں نے مجھے اس تحریر پر مجبور کر دیا۔ اس نے حکیم صاحب کی موت کی خبر دی ہے اس مسخرہ سے کوئی پوچھے۔ کہ ان کے بلکہ خود حضرت صاحب کے ہمیشہ جینے کا دعویٰ کون احمق کرتا ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ ایک ایک دن سب کو مرنا ہے۔ جب رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے برگزیدگان خاص ہی نہ رہے۔ تو مسیح موعود اور حضرۃ حکیم الامت تو ان کی شریعت کے خادم ہی ہیں یا کوئی فوق الفطرۃ ہستی؟ جو حی لایموت خدائے لایزال و لم یزل کے سچے پرستار ہیں۔ وہ تو کسی مامور یا خادم دین کے مرنے یا مرنے کی قبل از وقت خبر ملنے سے اسلام کو چھوڑتے نہیں۔ ہاں قاضی عبد العزیز جیسے حیلہ جو ناخدا ترس بندۂ شیطان و شکم کو اسلام کیا خدا تک کے ترک کر دینے سے کون روک سکتا ہے مگر میں ساتھ ہی یہ بھی پوچھتا ہوں۔ کہ مولوی نور الدین صاحب تو خیر جلدی یا بدیر فوت ہو جائیں گے لیکن کیا عبد العزیز کو اپنے ہمیشہ جینے کا بھروسہ ہے۔ ہمیشہ نہ سہی اس دعوائے خلافت پر وہ معمول سے زیادہ بلکہ معمول عمر پانے کا ہی دعویٰ کرے۔ ہم بھی تو دیکھیں مفتری علی اللہ کہاں تک مہلت پاتا ہے۔ (باقی انشاء اللہ پھر۔ اگر ضرورت ہوئی)

خاکسار احمد حسین فریدآبادی۔ منیجر رفیق ایجنسی
امرت سر

جن خریداروں سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء اخیر دسمبر ۱۹۰۶ء تک دفتر میں پہنچ نہ جائیگی ان کے نام اخبار بند کیا جاویگا

دجّال

(رقم زدہ میاں معراج الدین صاحب عمر)

بنّون سے مسیحی مذہب کا ایک ارگن "اخبار تحفہ سرحد بنون" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ جس کے مالک و منیجر پادری ٹی ایل پینل ڈاکٹر اور ایڈیٹر مسٹر پیارے لال شاکر ہیں۔ اس کے ۲۰ نومبر کے ایڈیٹوریل مین ایک مضمون بعنوان "دجّال" چھپا ہے ایڈیٹر صاحب نے راقم مضمون کو "قابل مضمون نگار" اور "محقق" کا خطاب دیا ہے اور مضمون کی تعریف مین لکھا ہے۔ کہ "مدلل بحث کی گئی ہے" اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مرزا اور اس کا گروہ بغور اس کو پڑھے اور قابل مضمون نگار کی داد دے"، چونکہ لائق ایڈیٹر صاحب نے خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمدؑ صاحب اور ان کی جماعت کو مخاطب کرکے تاکید فرمائی ہے کہ اس پر غور کرین اور "قابل مضمون نگار" کی داد دین۔ اس لئے ہم ان کی درخواست کو بڑے شوق سے قبول کرکے اس مضمون پر غور کرتے ہین اور ان کے "قابل مضمون نگار" کو وہ داد دیتے ہین جس کے وہ حقیقت میں مستحق ہو سکتے ہیں۔

ہم داد دیتے ہین کہ بے شک اپنے مسیحی بزرگون کے نقش قدم پر چلنے مین "مضمون نگار" صاحب نے واقعی بڑی وفاداری اور قابلیت دکھلائی ہے اور اپنے متقدمین کی روحون کو خوش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے وہ لوگ تو اپنے مذہب کی خاطر ایسا وحشی پنا اور درندگی دکھلاتے تھے۔ کہ بے شمار انسانون کا ناحق خون گرا کر زمین کی سطح پر خون کی ندیان چلایا کرتے تھے چنانچہ ہسپانیہ کی ان کویزیشن اور رُوم و مصر مین عیسائی مذہب کی اشاعت کے کارنامے اور صلیبی جنگوں کے ایام میں یروشلم کی چند روزہ فتح وغیرہ کی خونریزیون کے دردناک منظر تاریخ کے اوراق مین ان کی زندہ یادگارین موجود ہیں پر اب جب کہ گردش زمانہ نے پادریون کے ہاتھون سے تیغ و تفنگ چھین لی ہوئی ہے اور وہ خونریزی کی طاقت معطل ہو گئی ہے۔ تو ان کے پسماندے اس آبائی جوش کو اگر زبان کی تلوار سے نہ نکالین تو کیا کرین لیکن افسوس ہے کہ اونہوں نے رفتار زمانہ کو نہین سمجھا کہ جس طرح اس زمانہ نے ان کے آبائی جوش تیر و تفنگ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسی طرح یہ روشنی اور علوم کا زمانہ اون کی آبائی ناواقفیت اور بے سمجھی کی بھی دال نہین گلنے دیتا۔ اگر اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت کی وجہ سے ان قابل شرم نامعقو باتون کے لکھنے سے مضمون نگار صاحب کوئی عذر بھی پیش کر سکتے ہوں تاہم اپنے یسوعی دین سے ایسی ناواقفی اور نادانی پبلک مین پیش کرنے کی جُرأت نہ کرتے جس نے اون پر تو خیر ایک عیسائی اخبار پر بھی دھبّہ لگا دیا ہے۔

ہم اس بات کی بھی اون کو داد دیتے ہین کہ اونہون نے لفظ "دجّال" کی ایسی تشریحات وضع کی ہین جن کا سچا مصداق قرار پائین گے مین نے انصاف کے رُو سے ان کے اپنے مثلث خدا اور یا یسوع مسیح سے بڑھ کر کوئی دوسرا مستحق ثابت ہی نہین ہو سکتا۔ وہ لکھتے ہین۔ "کہ قیامت نہ ہوگی جب تک دجّال کا ظہور نہ ہوگا۔ جس کے خاص تین نشان ہیں۔ اوّل دنیا کے تمام معبودون کا مخالف دوم۔ دعوے خدائی۔ سوم۔ معجزات و عجائبات کا ادعا۔ یہ نشان تو انجیل میں ہین"

ہمین یہ تحقیقات منظور ہے۔ کہ عیسائی مسلمات کی رُو سے دجّال سے فی الحقیقت کیا مراد ہے اور اس کے نشانات و علامات کیا ہین؟ اور ان کے رُو سے حقیقتاً ان کا مصداق اور موضع کون ہو سکتا ہے؟ اور مسلمانون کی کتب مین صحیح طور پر دجّال کے معنے۔ حلیہ۔ حال اور نشانات کیا کیا لکھی ہین؟ اور اون کا کون مصداق ہے؟ لیکن ان امور پر غور کرنے کو ملتوی کرکے آئندہ پر چھوڑ کر سب سے پہلے ایڈیٹر صاحب "اخبار تحفہ سرحد بنون" کی درخواست کی تعمیل مین ان کے "قابل مضمون نگار" صاحب کے پیش کردہ نشانات پر غور کرتے ہین اور اس بات کی تحقیق کرتے ہین کہ اُن کے رُو سے "دجّال" کون ہے!

"قابل مضمون نگار" صاحب نے دجّال کا پہلا نشان "دنیا کے معبودون کا مخالف" لکھا ہے۔ جہان تک سیاق سباق عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس جگہ لفظ "مخالف" سے مراد مضمون نگار صاحب کے "دشمنی" اور "عداوت" کے سوا کچھ اور معلوم نہین ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اب سب سے پہلے اس نشان کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے "مخالفت" کے مفہوم پر غور کرنا ضروری ہے۔

اصل جڑھ مخالفت کی یون پیدا ہوتی ہے کہ جب ایک شخص دوسرے کے حقوق یا مملوکات یا اعزاز وغیرہ تعدی سے تصرف یا مساوات حاصل کرنے کی کوشش کرکے اس کو کامل یا بعض حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ تو ان دونون کے درمیان اس وجہ سے ایک ایسی کشیدہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک دوسرے کا مخالف بن جاتا ہے۔ ایسی مخالفت کے لئے ضروری ہے کہ مخالف کی نسبت اس کے پوزیشن میں ہمسری اور کسی رنگ مین مساوات بیان کی جاوے۔

ساری کائنات پر نظر کرکے اور گذشتہ اور موجودہ تواریخ دنیا سامنے رکھ کر ہمیں اسی نتیجہ پر آنا پڑتا ہے۔ کہ غالب طور پر تمام دنیا کا سب سے بڑا اور مسلم معبود صرف ایک ہی ہے جس کو خدا اور اس کے مترادف اسماء سے یاد کیا جاتا ہے ہاں اس میں شک نہیں بعض نادان اقوام نے غیر از خدا بھی کئی قسم کے معبود بنائے ہوئے ہین۔ لیکن معبودون سے مخالفت کرنے کی طبعاً اوسی کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ جس کے سر مین

خود معبود بننے کی خواہش پڑی ہوا ور جو دوسرے معبودوں کے حقوق اور اعزاز پر تصرف یا مساوات حاصل کرکے ان کو کامل یا بعض حقوق و اعزاز سے محروم کرنا چاہتا ہو۔ اور اوسی کو معبودون سے مخالفت کا خیال بھی ہو سکتا ہے۔ جو اپنی معبودیت کی پڑی جمانے کا آرزو مند ہو۔ لیکن جو شخص ان اعزاز اور حقوق کے لئے طمع ہی نہین رکھتا۔ اس کی نسبت کیونکر گمان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ گویا معبودون کا مخالف ہے۔ پھر ہم یہ بات عام طور پر مروّج دیکھتے ہین کہ اکھاڑے کے سب سے بڑے پہلوان سے مقابلہ کی درخواست اس لئے کی جاتی ہے۔ اُس پر فتح پانے سے اس اکھاڑے کے تمام چھوٹے پہلوانون پر فتح متصوّر ہوتی ہے۔

اب ”قابل مضمون نگار“ صاحب کے نشان زیر بحث کا مصداق ثابت کرنے کے لئے دو امیدوار ہمارے پیش کئے جاتے ہین جن مین سے ایک کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو آجکل زندہ ہے اور مسیح موعود اور مہدی موعود وغیرہ عہدوں پر مامور ہونے کا مدعی ہے۔ اور دوسرے کا نام یسوع مسیح ناصری ہے۔ جس کو فوت ہو کر مردون کے درمیان آرام کرتے ہوئے اُنیس صدیان گذر گئی ہین۔

شخص اول الذکر کی نسبت دو فریق متخاصمین پیش ہین۔ ایک فریق یہ بیان کرتا ہے کہ وہ خدائی کا مدعی ہے اور اس کے مُرید اُس کو خدا مانتے ہیں اور اپنے دعوے کی تائید مین ذیل کی عبارات لکھتا ہے۔ ” مگر قادیانی خدا بن بیٹھا۔ اس کا طاعونی اشتہار دیکھئے کہ **خدا مجھ سے** اور **میں خدا سے**۔ اب فرمایئے خدا بننے مین کیا شک رہا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک محمّدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی ملامت کی۔ تو اس نے کہا کہ **مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ**۔ مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہون گے یا خود ان کو فرماتے ہون گے۔ کہ مین خدا ہون “

دوسرا فریق یہ کہتا ہے۔ کہ اس شخص نے خدائی کا دعوےٰ نہین کیا نہ اس کے مرید اس کو خدا یا کسی طرح سے اپنا معبود ہی سمجھتے ہین۔ ”قابل مضمون نگار“ ”نے خدا مجھ سے اور مین خدا سے“ کا جملہ لکھنے مین اوسی موروثی دجالیّت اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ حضرت ممدوح کی تحریرات مین ایسا کوئی فقرہ الہامی درج نہین جس کے یہ معنے ہو سکین۔ وہان تو **انت منّی وانا منکؐ** ہے جس کا لفظی ترجمہ ہے ” تو مجھ سے اور مین تجھ سے“ الفاظ کو مقدم موخر کرنے میں معانی میں زمین وآسمان کا فرق پڑ جاتا ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ چونکہ ہر ایک عزّت اور عظمت اور خدمت دین وملت کا شرف اور خدا کی توحید قائم کرنے کی توفیق اس کے فضل کے بغیر نہین مل سکتی۔ اس لئے پہلے حصہ میں خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ ان تمام خدمتون کے لئے ہم نے ہی تمہین اپنے فضل سے توفیق دے کر ممتاز و معزز کیا ہے اور چون کہ اس پُرآشوب اور پُرفتن زمانہ مین جس مین ہماری (خدا کی) معرفت اور عظمت کی شناخت سے لوگون کی آنکھوں پر تاریکی کا غبار محیط ہو رہا تھا۔ ہمنے اپنا جلال ظاہر کرنے اور لوگوں کی آنکھون سے تاریکی کے حجاب اٹھانے کی خدمت پر تجھے مامور کیا ہے پس ہماری معرفت اور عظمت اور جلال کو قائم کرنے اور لوگون کو ہر قسم کے گند اور تاریکی سے نکلنے کی تعلیم دینے اور ا ونہین مزکی و مطہر بنانے کی خدمت تجھ سے بکامیابی پوری کرائی جاوے گی۔ اس الہام سے خدائی کے دعوے کا استنباط کرنا غلط اور بے سمجھی کا کام ہے۔

یہ مسلّم امر ہے کہ الہامی کلام کی تفسیر کا سب سے مقدم حق ملہم کو ہوتا ہے اور ملہم کی تفسیر کے خلاف کوئی معنے یا تاویل اپنی طرف سے تجویز کرنے کا کسیکو حق نہین۔ ملہم تو قادیان مین زندہ بیٹھا ہے۔ کاش ”قابل مضمون نگار“ ذرا عقل سے کام لے کر ان کی کتب سے اس کے معنے دیکھ لیتے یا کم ازکم ان سے دریافت ہی کر لیتے۔ کہ آپ کے اس الہام کیا مقصود ہے۔ اگرچہ ہم یہ جانتے ہین کہ ”قابل مضمون نگار“ صاحب علم عربی سے بالکل جاہل ہین لیکن اتنی بات تو ہر ایک آدمی کو جاننی چاہیئے۔ کہ کسی پر اعتراض گھڑنے سے پہلے فریق معترض الیہ کے مطالب اور معانی سے آگاہی حاصل کرلینا ضروری ہے۔ انصاف کی رُو سے اعتراضات مسلمات پر ہی جایز ہو سکتا ہے۔ اس کے خلاف اپنی طرف سے کوئی تاویل قائم کرکے اوس کو بنائے اعتراض ٹھہرانا حماقت اور نادانی کا کام ہے۔ جب ان کے مجوزہ معنون کو ہمارے مسلمات اور معتقدات مین کوئی دخل ہی نہین تو بتائین ان کا اعتراض ہم پر ہے یا اپنی عقل پر۔

دوسرا امر جو اعتراض کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جس بات پر اعتراض کیا جاوے وہ یقینی اور پختہ ہونی چاہیئے۔ ظنی اور مشکوک بات پر اعتراض کی بُنیاد رکھنا ہی نہایت شرمناک بات ہے۔ ”قابل مضمون نگار“ صاحب نے اسی قسم کی ٹھوکر کھا کر لکھا ہے۔ ” مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہونگے یا خود اون کو فرماتے ہون گے کہ مین **خدا ہون**“ یہاں ”قابل مضمون نگار“ صاحب اپنے علم اور یقین سے ان کے دعوے خدائی سے خود انکار کرتے ہین اور صرف ظن اور احتمال پر اعتراض کرنے کی بے باکی دکھلاتے ہین۔ اس کی مثال تو یہی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ ”قابل مضمون نگار“ صاحب نے شاید فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہوگا تو کیا کسیکو حق پہنچتا ہے۔ کہ اتنی بات پر حصر کرکے ان پر اعتراضات کرنا شروع کردے افسوس ہے کہ ان خوش کن نادانی کی باتون سے یہ لوگ سچائی پھیلانے کے مدعی بنتے ہین کیا کوئی بھی عقلمند ایک لمحہ کے لئے قیاس کر سکتا ہے۔ کہ ان فقرون سے خدائی کا دعویٰ ثابت ہو سکتا ہے۔

پھر ایک اور فقرہ ”قابل مضمون نگار“ صاحب نے لکھا ہے۔ ” مجھے یاد ہے۔ کہ مین نے ایک محمّدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی۔ ملامت کی۔ تو اس نے کہا۔ کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا خدا کا ہاتھ

یہ بات تو اس فقرہ سے صاف عیان ہے کہ حضرت میرزا صاحب مہدی و مسیح موعود قادیانی کا خود دعوے خدائی کرنا ثابت نہین۔ کسی شخص موہوم سے یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ "میرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ"۔ "قابل مضمون نگار" صاحب کی روش سے ہمین یہ بھی امید پڑتی ہے کہ یہ محض از خود تراشیدہ کہانی ہے اور کوئی شخص ان کو واقعہ مین ایسا نہیں ملا۔ جس نے یہ کلمات کہے ہون کیونکہ اگر درحقیقت کوئی شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ اس کا نام درج کرتے۔ جب تک کہ وہ کہنے والے شخص کا نام بیان نہ کرین۔ اس وقت تک اس فقرہ کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہیں آسکتا۔ بلکہ خود اس کا بار اون کی گردن پہ ہے۔

اس امر پر ہم اس وقت غور کرین گے جب "قابل مضمون نگار" صاحب اس کی تصدیق کرا دین گے کہ فی الواقعہ یہ کسی احمدی کے منہ سے نکلا ہوا جملہ ہے۔

"قابل مضمون نگار" صاحب کی اس وہم کے برخلاف تمام تحریرات حضرت مسیح موعود کی اس بات پر شاہد ناطق ہین۔ کہ آپ حی و قیوم واحد لاشریک خدا کی توحید اور عظمت دنیا پر قائم کرنے کے لئے مامور ہوئے ہین۔ اور ان کے وہم و گمان مین یہ بات نہین کہ وہ خدائی کا دعوے کرین۔ بلکہ وہ اس کو سخت کفر اور لعنت کا موجب سمجھتے ہین۔ اور اسی مشن پہ لگے ہوئے ہین کہ خدا کے سوا جس نے خدائی اور معبودیت کا دعوے کیا ہے۔ اس کی خدائی پاش پاش کرین۔ ان کی نظم و نثر اس مضمون سے لبریز ہے انہون نے دعا کی حقیقت اور فلسفی اور اس کے قبولیت کی راہون کو اس زمانہ میں روز روشن کی طرح عیان کر دکھایا ہے۔ بھلا جو شخص خدا تعالے کے حضور مین ہمیشہ دعا کرتا ہو۔ اور اپنے مریدوں کو دعا کرنا ہی تعلیم کرتا ہو اس کی نسبت دعویٰ خدائی کا الزام کفر نہیں تو اور کیا جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

چوں کافر از ستم پرستہ مسیح را
غیورے خدا بسر ش کرد ہمسر م

اس پر دعوے خدائی کا الزام سخت کفر نہیں تو اور کیا۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

گر خدا از بندہ خوشنود نیست
ہیچ حیوانے چو او مردود نیست
اے خدا اے طالبان را رہنما
اے کہ مہر تو حیات روح ما
بر رضائے خویش کن انجام ما
تا برآید در دو عالم کام ما

اس پر یہ الزام لگانا کہ گویا وہ خدا اور معبود بننے کا مدعی ہے۔ کفر نہین تو اور کیا۔

علاوہ ازین جبکہ وہ انت منی و انا منک کو خدا کی طرف سے الہام بیان کرتے ہین تو ان کے اس بیان کے سامنے یہ بات کہان درست ہو سکتی ہے کہ کوئی اس سے ان کا اپنا دعویٰ خدائی سمجھے۔ خدائی کے مدعی کو خدا سے الہام کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے یہ دونوں امور باہم یکجا جمع نہین ہو سکتے۔

غرض ان کی تمام تحریرات اور اقوال اور افعال سے کہیں یہ ظاہر نہین کہ وہ خدا یا معبود بننے کا دعوے کرتے ہین۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ کیا ان کے مرید انہین خدا یا معبود مانتے ہین؟ اس کی تصدیق کے لئے ہم حضرة ممدوح کے مرید خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ نہ ہم اون کو خدا اور معبود مانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں ایسی تعلیم دیتے ہین ایسے مدعی کو ہم خدا کا دشمن اور ہزار لعنتون کا مستحق سمجھتے ہین۔

ان تمام واقعات سے بدیہہ طور پر یہ ثابت ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب یعنے شخص اول الذکر معبودیت اور خدائی کے مدعی نہین اس لئے یہ ثابت نہین ہو سکتا کہ وہ معبودون کے مخالف ہین پس اس نشان کے رو سے وہ کسی طرح دجال نہین ہو سکتے۔

اب رہا شخص موخر الذکر یعنے یسوع۔ ان کی نسبت ان کا اپنا گروہ اونہیں ⅓ حصہ خدائی کا حصہ دار مانتا ہے اور ان کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا جانتا ہے۔ پس جس شخص کی نسبت یہ ثابت ہو کہ اس کی معبودیت کا سکہ اس کے مریدوں مین جم گیا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ بات صریح پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہی ایک شخص ہو سکتا ہے (جو بموجب اعتقاد عیسائی صاحبان) جسے معبودیت کی عزة حاصل کرنے اور دوسرے معبودون کو محروم کرنے کے لئے اُن سے مخالفت ہے اور چونکہ سب سے بڑا معبود خدا ہی ہے۔ اس لئے اس نے اس میدان مین فتح پانے کے لئے سب سے بڑے معبود کی عزت کو ہاتھ مارا اور اس کا ایک حصہ آپ چھین لیا اور دوسرا حصہ اپنے ایک ہمدرد روح القدس نامی کی معرفت لے لیا۔ پس ایسا شخص جس کے معبود حقیقی کے ساتھ ایک رنگ مین ہمسری بیان کی جاتی ہے۔ اس کے سوا معبودون کا مخالف کوئی اور نہین ہو سکتا۔ لہذا یہ امر ثابت ہے کہ جناب "قابل مضمون نگار" کے اس نشان پیش کردہ کے موافق بقول اور بایمان عیسائی صاحبان یہی شخص صحیح طور پر دجال کا لقب پانے کا مستحق ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

ہم نہایت افسوس سے اس بات کی داد دیتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" نے دجال کا ایسا معزز نشان تجویز کیا ہے۔ جس عزت پر ممتاز ہونے کے لئے ان کے اپنے معبود یسوع صاحب ہی مستحق قرار پائے اور ان کی عزت ان کے اپنے گھر مین رہی۔

اس کے بعد دجال کا دوسرا نشان جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے وضع کیا ہے وہ دعوے خدائی ہے۔ خدائی کے دعوے کی نشان کی رو سے علیحدہ بحث کی ضرورت نہین پہلے نشان کے ضمن مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ شخص اول الذکر یعنے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کی نسبت دعویٰ خدائی کسی طرح ثابت نہین۔ لہذا وہ اس نشان کے رو سے دجال نہین ہو سکتے۔

دوسرے صاحب یسوع ہین۔ جن کی نسبت ان کی قوم ایمان اور اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ پس "قابل مضمون نگار" کے اس دوسرے نشان کے رو سے بھی یہ صاحب موخر الذکر یعنے یسوع ہی دجال ثابت ہوتے

مین ۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

دوسرے نشان کے بعد تیسرا نشان ۔ جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے ۔ "وہ معجزات اور عجائبات کا ادعا" ہے ۔ مذہبی اصطلاح مین جو معنے معجزات کے لئے جاتے ہین ۔ وہ عجائبات کے مترادف نہین ہوتے ۔ عجائبات سے ایسی باتین مراد ہوتی ہین ۔ جنہین دیکھنے سے انسان ایک تعجب اور حیرت مین پڑجائے ۔ جیسے مختلف قسم کے تماشہ گر لوگ عجائب نمائی سے لوگون کو حیران کیا کرتے ہین ۔ عجائبات کا ٹھیٹھ ترجمہ ہمارے ملک میں "تماشہ" ہے اور بیان دونون لفظون معجزات اور عجائبات کو جمع کرنے سے یہی سمجھ آتا ہے کہ "قابل مضمون نگار" نے ان دونون کو ہم معنے لکھا ہے اور معجزات کے مفہوم کو یورپین لبس مین لیا ہے اور اگر بالفرض ان کی مراد وہی حقیقی معجزات ہیں جو ایک مامور خدا کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ اس کی تائید مین ظاہر فرماتا ہے تو یہی اس کا اعتراض ان معجزات پر نہین ہوسکتا جو اپنے واقعہ ہونے کا بیّن ثبوت اور معتبر شہادت موید رکھتے ہوں ۔ زیر اعتراض وہ معجزات ہو سکتے ہین جن کی نسبت دعوے کیا گیا ہو ۔ لیکن وہ اپنے ظہور اور وقوع کی شہادت اور ثبوت نہ رکھتے ہوں ۔ صرف مدعی اور حامیان مدعی کے منہ کی باتین ہی ہون ۔

اب ہم دیکھتے ہین کہ حضرت میرزا صاحب نے جن معجزات اور نشانات کا اپنے ہاتھ سے ظہور لکھا ہے ۔ وہ ایسے ہین جن کے سینکڑون گواہان رویت پیش کئے ہین ۔ چنانچہ ان کی حقیقت الوحی دیکھنے سے اس کا پتہ بہت اچھی طرح ملیگا ۔

خاص پادریون کے گھر مین بعض نشانات واقعہ ہوئے ہین جیسے پادری عبد اللہ آتھم کا نشان جو پیشگوئی کے شق کے موافق اس جہان سے چلدئے اور پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کا نشان جس مین اس نے حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا تھا اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے الہام پاکر پہلے خبر دیدی تھی ۔ کہ "میری بریت ہوگی" ، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پادری صاحب کا منصوبہ طشت از بام ہوگیا ۔ ایسا ہی لیکھرام کی موت کا نشان جو آریون کے گھر مین ہوا ۔ اور اسی قسم کے ہزارہا نشانات ہین ۔ جن کے واقعہ ہوجانے کے گواہ معتبر اور زندہ موجود ہین اور یہ سب آنکھون سے دیکھنے والے گواہ ہین جو قانون شہادت کے مطابق ضروری امر ہے ۔

پس چونکہ ان کے نشانات شعبدہ بازی اور تماشہ گری نہین اور معجزات ہین اور بدیہہ الثبوت طور پر واقع ہوئے ہین ۔ اس لئے اس تیسرے نشان پیش کردہ "قابل مضمون نگار" کی رُو سے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب دجّال ثابت نہین ہو سکتے ۔

ان کے مقابل دوسرے صاحب یسوع کی عجائب نمائی کے قصّے ایسے ہین جن کا سر ہے نہ پیر ۔ مثلاً شراب ختم ہونے کے موقعہ پر پانی کے مشکون کو شراب بنا دکھایا ۔ دیوؤں کا نکالنا ۔ بھوتوں اور پریتون کی ۔ اور سورون مین بہت ڈالکر لوگوں کے سور غرق کر دینا سلئے دور کرنا ۔ شیطان کے پیچھے پیچھے چالیس دن پھرتے رہنا ۔ اور پھر اس سے بھاگ جانا مرگی اور جھولے کے مارے ہوئے لوگون کو چنگا کر دکھانا ۔ پطرس کی ماں کو تپ اتارنے کا تماشہ دکھانا ۔ طوفان کو فرو کر دکھانا ۔ حبس طمث کرنا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ ایسے معجزات بیان کئے جاتے ہین جن کی رویت کا کوئی گواہ نہین پیش کیا گیا ان کا بیان محض عجوبہ نمائی کی طرح کہانیون کی کتاب مین ہے ۔ کوئی جوڈیشل ثبوت موجود نہین کہ یہ باتین واقعہ ہوئی بھی تھین ۔ یہ نرا ادعا ہی ادعا ہے ۔

لہذا "قابل مضمون نگار" صاحب کے تیسرے نشان نے بھی اسی بات پر انصاف کو مجبور کیا ہے کہ وہ شخص ثانی الذکر یعنے یسوع کو ہی اس کا مصداق ٹھہرائے ۔

بے شک "قابل مضمون نگار" صاحب اس امر مین داد پانے کے مستحق ہو سکتے ہین لیکن ہمین افسوس آتا ہے ۔ کہ ان کے کمردہ زمانہ پر ہم کیا آفرین کہیں ۔ ان کو آفرین کہنے والے بہت سارے ان کے اپنے بھائی ہی نکل آوین گے بلکہ ان کی کمیونٹی کو عام طور پر ان کی اس ہمت کی داد دینی چاہیئے ۔ کیونکہ انہون نے ان کے خداوند یسوع مسیح کی ناقص لعنت مین دجال بننے کے ثبوت دے کر لعنت مکمل کر دی ہے تاکہ گنہگارون کی نجات کا رستہ زیادہ آسان ہوجائے ۔ دجالیت بھی چونکہ لعنت ہی کی ایک شق ہے اور ابھی تک عیسائیون کو معلوم نہ ہوئی تھی ۔ انہین اس موجد کا شکرگزار ہونا چاہیئے ۔ بے شک سوائے ان کے مزعومہ ملعون کے اس کے اٹھانے کا حق ہی کسے ہوسکتا ہے ۔ لیکن ہمین بہت رنج اور افسوس آتا ہے کہ یہ لوگ ایسے پاک انسان کو لعنتون کے طوق سے ابھی تک نکلنے نہین دیتے ۔

ہمین امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب تحفہ سر حدیون خوش ہون گے ۔ کہ ہمنے ان کی درخواست کی تعمیل کر دی ہے ۔

اب ہم اپنے مضمون کی پہلی شق کو یہین ختم کرتے ہین اور اس کے بعد دوسرے شقون کو کسی وقت پورا کرین گے ۔

(یار زندہ صحبت باقی)

جلسہ سالیانہ پر آنے والے احباب خیال رکھین کہ اخیر دسمبر کے ایام مین جہان کہین دو چار آدمی ملکر سفر کرین ریل کے کرایہ مین یہ رعایت ہوتی ہے کہ درجہ سوم کا کرایہ دیکر مسافر درجہ درمیانہ مین سفر کرسکتا اور ایسا ہی کچھ اور رعائتین بھی ہین ۔ آنیوالے احباب اُن سے ضرور فایدہ حاصل کرین ۔ علاوہ ازین اس جلسہ کے واسطے ریلوے کرایہ مین خاص رعائتین (جیسا کہ بعض دیگر قومی جلسون کو حاصل ہین) حاصل کرنے کے واسطے بھی افسران ریلوے کے ساتھ خط وکتابت جاری ہے ۔ جس کے نتیجہ سے بعد فیصلہ احباب کو اطلاع کر دیجائے گی ۔ (انشاء اللہ)

بقایاداران توجہ فرماوین

فضل دین ۲

سنو! میرے اس بیان کی تصدیق کے لئے جو مین نے آپکے طرز استدلال کو مدنظر رکھکر آپ کی بیان کردہ پیشگوئیون پر آپ کے دعوئے نبوت کا مدعی ہونا ثابت کیا ہے۔ ایک تائیدی شہادت آپکے رسالہ ہذا کے صفحہ ۲ سے جہان آپ لکھتے ہین (کہ جھوٹے ملہمون کی پیشگویان سچی نہین ہوا کرتین۔ جس کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو اپنے ظن باطل مین بوجہ اس کے کہ آپ کے گمان مین بعض اخبار غیبیہ اس طریق پر پوری نہین ہوئین جس کو آپ سمجھے ہوئے تھے۔ سچا ملہم تسلیم نہین کرتے) یون پیدا ہوسکتی ہے۔ چونکہ اخبار غیبیہ کا سچا ہونا سچے نبیون کی علامت ہے جس کا بیان استثنا باب ۱۸ آئت ۲۱ مین ہے اور آپ کو مسلم ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی آپ کے نزدیک یہی اصول مستنبط ہوتا ہے۔ اور آپ کی یہ مذکورہ بالا پیشگوئیان جو آپ نے قبل از وقت انبیا (علیہم السلام کی طرح شائع کی تھین۔ پوری ہوگئی ہین۔ جن کے پورا ہونے کا ذکر جناب نے اسی رسالہ مین فرمایا ہے۔ پس آپ اس مسلم اور محکم اصول کے لحاظ سے ضرور سچے نبی ہین۔ اور کوئی وجہ نہین۔ کہ آپ ایک دلیل (اخبار غیبیہ کا پورا ہونا) اور مدعیون کے لئے تو مثبت دعوئے نبوت صادقہ سمجھتے ہوں اپنے لیے اسی دلیل کو یعنے اخبار غیبیہ جو آپ نے قبل از وقت شائع کی تھین اور آپ کے خیال مین پوری بھی ہوگئی ہین۔ اپنی نبوت کے لئے دلیل قرار نہ دین۔ آپ کے خیال مین اثبات نبوت کی یہ ایک ایسی قوی دلیل ہے۔ کہ جس کی صداقت پر آپ کو ذرا شبہ نہین ایک مدعی صادق کی تکذیب کا دار و مدار اسی دلیل پر آپنے رکھا ہے۔

ہمارا چالباز حریف شاید عوام کے سامنے اس دلیل پر یہ جھوٹا شبہ کرکے کہ مین نے یہ اصول (پیشگویون کا پورا ہونا) ملہمون کے واسطے پیش کیا ہے نبیوں کو اس دلیل سے کوئی تعلق نہین لہذا اس سے میری نبوت پر استدلال کرنا صحیح نہین۔ سو اس کے اس مغالطہ کو دور کرنے کے لئے ناظرین خوب یاد رکھین۔ کہ اس کے نزدیک ملہم اور نبی مین کوئی فرق نہین۔ بلکہ نبی اور ملہم کو ایک ہی مفہوم بیان کرتا ہے۔

(الہامی کتاب صفحہ ۲ و ۳)

یاوہ گو مولف یہ بیہودہ عذر (عذر نامعقول ثابت مے کند الزام را) پیش کرکے لوگون کے نزدیک اس الزام (دعوئے نبوت جو اس کی مولفاۃ سے مترشح ہوتا ہے) سے اپنے برارت کرسکتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ مین نے صرف ہنسی اور تمسخر سے ایسا فعل قبیح کیا ہے۔ جس کی تہ مین کچھ بھی سچائی نہین۔ مگر اس کے اس اقرار سے کہ مین نے یہ ایک اباشانہ چال چلی ہے۔ پتہ لگ سکتا ہے کہ علم و فضل سے کس قدر نمبر اول اور شرافت سے گرے ہوئے تمسخر آمیز سوقیانہ کلمات استعمال کرنے کا عادی ہے۔ علاوہ برین اس قسم کے استہزا سے انبیا (علیہم السلام اور ان کی پیشگویون کی جو حقارت متصور ہوسکتی ہے۔ وہ اہل اسلام سمجھ سکتے ہین۔ ایسے امور عظام کمتعلق حقارت آمیز استہزا کرنیوالا انسان کس مذہب و ملت کا ہوگا۔ اس کا جواب ہمارے ناظرین دے سکتے ہین اس قسم کے معتقدات ہین جن کی وجہ سے علما نے اس پر کفر کے فتوے لگائے اور اس کے خاص اساتذہ مین سے بعض نے اس کی کتابون کی نسبت یون فتوے دیا کہ ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے اور یہ جلا دینے کے قابل ہین۔ اور محمد حسین بٹالوی نے اس کے اعتقادات کو ملاحدہ اور معتزلہ اور باطنیہ کے خیالات کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

---

[1] مین ان لوگوں پر تعجب کرتا ہون کہ جو ختم نبوت کے قائل ہین۔ اور پھر ان تمام احادیث کا انکار نہین کرتے۔ جن مین حضرت نبی کریم سے بکثرت مروی ہے۔ کہ مسلمان کا رویا نبوت کا چالیسوان حصہ ہے اگر نبوت کے تمام دروازے قیامت تک بند ہین۔ تو پھر یہ دروازہ کیون بند نہین

منہ

[1] اشعار ذیل کا شعرا کی کلام سے اقتباس کرکے موقعہ بیموقعہ اپنے مولفہ رسایل مین اس علم و فضل کے ادعائے کے ساتھ درج فرمانا آپ کی شرافت اور نجابت پر کافی دلیل ہے۔ جناب (ثنار اللہ صاحب امرتسری) کی ہر ایک تصنیف ہر ایک تحریر مین خواہ شرفا کے مجمعون مین ہو یا علما کے مقابلہ مین ہو اس قسم کے گندے مضامین کے سینکڑون اشعار کا بتکرار استعمال آپ کی عادت مین ہے۔ جس سے آپ کی فطری مذاق اور طبعی میلان کا پتہ لگتا ہے۔ مزید برآں اس غیر معقول طریق پر جو آپ نے صغر سنی مین کسی شاعر مذاق کے زیر تربیت رہ کر حاصل کیا ہے۔ آپ کو ناز ہے۔

ایک آریہ جس کو آپ کے اس ناپسندیدہ طریق سے نفرت تھی اور اُس نے کئی مرتبہ اس عادت کا شکوے بھی کیا ہے۔ مخاطب کرکے اخبار الہدیث ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء مین فخراً تحریر فرماتے ہین (شکر ہے پنڈت جی نے میری اثر صحبت سے اس مضمون مین دو تین شعر بھی لکھے ہین اس لئے مناسب ہے۔ کہ مین بھی اُن کی خاطر اُسی وزن مین دو تین ان کو سناؤن۔ اشعار کے مضامین پر پیارے ناظرین توجہ فرماوین۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیاریان ✻ بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہین

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ✻ مصلحت را تہمتے بر آہوئے چین بستہ اند

(بقیہ حاشیہ)

ہم بھی ہین سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو ✲ آج دیکھین کاٹ تیری ابروئے خمدار کی

وصال یار میسّر ہو کس طرح ضامن ✲ ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیاد

بُت کہتے ہیں آرزو خدائی کی ✲ شان ہے تیری کبریائی کی

تمہین تقصیر اس بُت کی جو ہے یہ خطا گتی ✲ ارے لوگو! ذرا انصاف سے کیو خدا گتی

کیونکہ مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرین گے ✲ کیا وعدہ اونہین کرکے اونہین کرنا نہین آتا

مجھ سا مشتاق جہان مین کہین پاؤگی ✲ گرچہ ڈھونڈوگی چراغ رُخ زیبا لیکر

خوب کئے لاکھون ستم اس پیار مین بھی اپنے ہمپر
خدانخواستہ گر خشم گین ہوتے تو کیا کرتے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ✲ وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

زاہد نداشت تاب وصال پری رخاں ✲ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(الہامات)

دوسرا رسالہ حق پر کاش مؤلفہ امرت سری مُلّان ملاحظہ ہو جس مین یہ شعر لکھے ہین۔

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی ✲ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا ✲ بتون سے ہم نہ پھرین ہم سے گو خدا پھر جا

نازک خیالیان میری توڑین عدو کا دل ✲ مین وہ بلا ہون شیشہ سے پتھر کو توڑدون

ہے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا ✲ ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

دیکھو اُس چشم کی شوخی ✲ جب کسی پارسا سے لڑتی ہے

ہائے یہ زلف سیاہ ڈس گئی ناگن بن کے

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت ✲ خود سوئے ما نہ دید و حیا را بہانہ ساخت

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے ✲ انہین زُلفون کے سب اسیر ہوئے

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھین تو ✲ یار ہو سامنے دیکھے نہ اودھر دیکھین تو
دیدہ ہر سو نگاہی ... ✲ باز ار خویش و آتش ما تیز مے کنی

وصیت ۸۵

مین مسمّی احمد نور ولد اللہ نور قوم افغان ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور بقائمی ہوش حواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰ - اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کر دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداس پور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون۔

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ للعہ کا مال میری دوکان مین میرا حصہ ہے اور ایک مکان ہے۔ جس کے نصف کا مین مالک ہون اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ساتوین حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جایداد کا یہ حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور اختیار رہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے

(۵) مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد (مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ) پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوا جائیداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو

ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ میں وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین احمدی جماعت مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی - دارالامان قادیان مین پہنچا دے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے - ہرگز نہیں ، ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہون - کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میاں نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہون گا - یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہون گا - فقط

العبد

احمد نور ولد اللہ نور ساکن قادیان قوم سید افغان

رسید زر

۲۱ - نومبر ۱۹۰۶ء - ۱۳۴۷ - عبد المجید صاحب		عا
۲۲ ″ ″ - ۱۳۱۳ - مالک الشمس داس صاحب		۱۲/ سے
۲۲ ″ ″ ″ ۷۸۹ غلام شاہ صاحب		عا
۲۳ - ″ ″ ۱۲۶۱ عبد اللہ صاحب		۱۲/ عا
۲۳ - ″ ″ ۱۲۸۴ - عابد حسین صاحب		۱۲/ سے
۲۴ - ″ ″ ۱۳۰۸ - محمد افضل صاحب		سے
۲۴ - ″ ″ ۱۲۸۹ - فضل کریم صاحب		سے
۲۵ - ″ ″ ۱۳۱۸ - مولا داد صاحب		سے
۲۵ - ″ ″ - سید کرم حسین صاحب		عہ
″ ″ ″ ۵۶۴ محمد برکت علی صاحب		عا
″ ″ ″ ۳۵۴ - ہدایت اللہ صاحب		۱۲/ سے
″ ″ ″ ۹۱۸ بابو خان صاحب		ہمہ
″ ″ ″ ۹۳۰ عمر الدین صاحب		سے
″ ″ ″ ۱۳۵۱ - محمد شریف صاحب		صہ

وی پی آتے ہین - جن صاحبان کیطرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہین ہوئی ان کیخدمت مین اخبار بدر بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے ایسے صاحبان کے نام علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے ہین چونکہ اب سال کا اختتام ہے اس واسطے جو صاحبان اب تک بھی قیمت ادا نہ فرماوین گے ان کا اخبار مجبوراً بند کرنا پڑیگا۔

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی - امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرمائیں اول مفت منگائیے۔ دیکھئے یہ کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیے صرف ۸ فی تولہ

سنون دنداں - لو یہ وہ سنون ہے جس نے منگایا وہ حظ اوٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس بھلا ہے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا ہتفا قبہ ہیں۔ کہلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھول گئے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت ۸ فی بکس۔

بکس محافظ نسل - یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے نا امید مریضوں کو [illegible] اور ہلاکت سے [illegible] - کمی باہ۔ کثرت احتلام۔ کمی و تخمیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹا دیا ہے اب نا امیدوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجود گی میں نا امید نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں - سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی - آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت صہ ہے اگر صحت میں کسی قدر کمی ہو تو باقی دوا مفت ارسال ہو گی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ - دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر - حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری سبزی منڈی ضلع دہلی۔

خط و کتابت - کیوقت تمام خریداران کو چاہیئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے - نور الدین

کارخانہ دوائے محمد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہو گی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ - ضلع شاہ پور پنجاب - محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارے روزانہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - منیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک ولکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کی رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول ہوا کرتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت بلا قیمت سالانہ صرف ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ - منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت بلکہ ٹکٹ بھی کارخانہ جات کی طرف سے (رسالہ گوہر زادہ) دنیا بھر میں نایاب کتاب نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجئے ہر جسقدر آپ اور آپکے دوستوں کو اسکے ضرورت ہو پتہ ذیل سے مفت ملیں گے - جنرل منیجر کارخانہ جات [illegible] ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اعلیٰ فی من پختہ مبلغ صہ اور درجہ دوم مبلغ سے مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے - بیلنے کی ویلنے ملے بھی تیار ہیں۔

مستریان امام دین مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑھنے کے قابل ہے

اِس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہیں جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حُسن و قبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جس میں بڑی شہادت موجود ہے۔ **اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا میں پہلا خط اور کسی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔**

از جناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہیں) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم میں دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیوں سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے میں ہمیشہ اس کو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ میں قیلولہ کر رہا تھا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو میں اسکی قیمت سے بھی ڈرتا تھا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہیے لہذا عرض ہے کہ بدیں کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائیں۔

دوسرا خط جو بعد میں آیا برادرم حکیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپکے اشتہارات (**مفرح عنبری**) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکھایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارات ہو چکے ہیں اور تب سے مجھے کامل یقین ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدیں آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت - **حویلی کابلی مل لاہور**

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا